© rasailojaraid.com

تاریخ ادبِ اردو کی کتابیں
جنگِ عظیم کے بعد

از جناب سید نصیر الدین صاحب ہاشمی حیدر آباد دکن

دنیا کی تاریخ میں گذشتہ جنگِ عظیم (سنہ ۱۴-۱۹۱۸ء) بھی ایک خاص حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد تمدن، تہذیب، معاشرت و اخلاق اور ادب ہر ایک چیز میں فرق ہو گیا، گویا جنگ ایک حدِ فاصل کی صورت رکھتی ہے۔ اس جنگ کا اثر ہندوستان پر بھی ہوا، لیکن یورپ کے بہ نسبت کمتر، اس موقع پر ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے کہ ان مختلف اثرات اور تغیرات کو بیان کیا جائے جو ہندوستان میں رونما ہوئے، بلکہ یہاں ہم صرف ادب یا لٹریچر کی ایک شاخ کا تذکرہ کریں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ لکچرار پنجاب یونیورسٹی نے اپنی کتاب موسومہ "اردو ادب جنگِ عظیم کے بعد" میں یہ بالکل درست لکھا ہے کہ:-

"اس دور کا یہ ایک روشن پہلو ہے کہ اس میں زبان اردو کی ابتدا اور تاریخ کے متعلق خاص توجہ کی گئی، جنگ سے پہلے اس معاملہ میں ہمارا کل سرمایہ "آبِ حیات" آزاد یا چند متفرق رسالے تھے لیکن سنہ ۱۹۱۴ء اور سنہ ۱۹۳۰ء کے درمیان یہ کمی کسی حد تک پوری ہو گئی۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس عنوان کے تحت تاریخ کے ساتھ تنقیدِ ادب کو بھی شامل کر کے چھوٹی سائز کے چار صفحوں میں روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اس وقت تک صرف "تاریخ ادب اردو" کا جو ذخیرہ فراہم ہو گیا ہے اس کے لحاظ سے ضرورت ہے کہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی جائے۔ یہاں ہمارا یہی مقصود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو امید ہے کہ موجبِ دلچسپی ہوگا۔

تاریخ زبانِ اردو کے متعلق فارسی میں انشا، نساخ وغیرہ نے اپنی کتابوں میں مجمل طور پر کچھ صراحت فرمائی ہے۔ اس کے قطع نظر اردو زبان میں جو ذخیرہ دستیاب ہوتا ہے اس میں سب سے پہلے باقر آگاہ متوفی ۱۲۲۰ھ کا نام پیش کرنا چاہیے جنھوں نے اپنی کتاب گلزار عشق اور اپنے دیوان کے دیباچہ میں اس عنوان پر توجہ کی ہے اور چند صفحوں میں اردو زبان کی تاریخ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یہ اس لحاظ سے قابلِ قدر ہے کہ اس قسم کی پہلی کوشش اردو زبان میں کی گئی ہے اس کے بعد بعض تذکروں وغیرہ میں اس عنوان پر کچھ مواد ملتا ہے البتہ انگریزی زبان میں کسی قدر وضاحت سے ذخیرہ بہم دست ہوتا ہے۔

سب سے پہلی کتاب جو "تاریخ ادب اردو" کے موضوع پر پیش کی جا سکتی ہے وہ شمس العلماء مولانا آزاد مرحوم کی "آبِ حیات" ہے جو ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ بعض اربابِ قلم اس کو نقش بر آب تصور کرتے ہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ آزاد نے اس وقت کے معلومات کے لحاظ سے جو آبحیات تیار کیا تھا وہ اب تک حیات بخش ہے۔ مرحوم آزاد کے بعد بابو برج لعل نے "اردو زبان کی تاریخ" کے نام سے ایک کتاب ۱۸۸۴ء میں شائع فرمائی۔ ان کے بعد ۱۹۱۰ء میں حکیم شمس اللہ قادری نے رسالہ "العصر" الہ آباد میں "اردوئے قدیم" کے عنوان پر ایک مختصر مضمون شائع فرمایا تھا۔ اور پھر نواب نصیر حسین خاں خیال مرحوم کا خطبۂ صدارت "داستان اردو" کے نام سے اسی رسالہ میں شائع ہوا۔ اس دور کی آخری کڑی حکیم عبدالحی کی "گلِ رعنا" ہے جو آزاد کی آبِ حیات کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ جنگِ عظیم کے پہلے کا سرمایہ بس اسی قدر ہے جو اس عنوان پر اردو میں بہم دست ہو سکتا ہے۔

۱۹۱۴ء کے بعد جو کتابیں اس عنوان پر شائع ہوئی ہیں ان کو چار اقسام پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف) وہ کتابیں جو کسی خاص صوبہ یا خاص حد تک نظم و نثر دونوں کی تاریخ پر مشتمل ہیں مثلاً "دکن میں اردو" "پنجاب میں اردو"، "مغل اور اردو" "مدراس میں اردو" وغیرہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ب) دوسری وہ کتابیں ہیں جو صرف تاریخ نظم کے متعلق لکھی گئی ہیں مثلاً شعر الہند، جدید اردو شاعری تاریخ مثنویات اردو" وغیرہ۔

(ج) تیسری قسم کی کتابیں وہ ہیں جو صرف نثر اردو سے متعلق ہیں مثلاً سیر المصنفین، تاریخ نثر اردو، داستان تاریخ اردو، وغیرہ۔

(د) چوتھی وہ ہیں جو اردو زبان کی پوری تاریخ پر حاوی ہیں مثلاً رام بابو سکسینہ اور ڈاکٹر بیلی کی اردو لٹریچر جو انگریزی میں ہیں اور پھر اول الذکر کا ترجمہ جو بجائے خود ایک تصنیف ہے یعنی مرزا محمد عسکری کی مرتبہ "تاریخ ادب اردو" وغیرہ

اولاً ہم ایک فہرست پیش کرتے ہیں جس میں اس عنوان کی کتابوں کا سنہ اشاعت کے لحاظ سے تذکرہ کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	سنہ اشاعت	کیفیت
۱	دکن میں اردو	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۲۴ء	
۲	سیر المصنفین دو جلد	محمد یحیی صاحب تنہا	۱۹۲۴ء	
۳	اردوئے قدیم	شمس اللہ قادری	۱۹۲۵ء	
۴	ہماری شاعری	سید مسعود الحسن رضوی	۱۹۲۶ء	
۵	شعر الہند دو جلد	عبد السلام صاحب ندوی	۱۹۲۶ء	
۶	ہسٹری آف اردو لٹریچر	رام بابو سکسینہ	۱۹۲۷ء	
۷	ارباب نثر اردو	سید محمد	۱۹۲۷ء	
۸	پنجاب میں اردو	حافظ محمود شیرانی	؟	
۹	اردو زبان اور ادب	سید ضامن علی	۱۹۲۷ء	
۱۰	جواہرات نثر اردو	مخمور	۱۹۲۸ء	

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۱	اردو شہ پارے	ڈاکٹر سید محی الدین زور	۱۹۲۹ء
۱۲	تاریخ نثر اردو	سید علی احسن مارہروی	۱۹۳۰ء
۱۳	تاریخ ادب اردو دو جلد	مرزا محمد عسکری	۱۹۳۱ء
۱۴	ہندوستانی لسانیات	ڈاکٹر سید محی الدین زور	۱۹۳۲ء
۱۵	اے ہسٹری آف اردو لٹریچر	ڈاکٹر گریہیم بیلی	۱۹۳۲ء
۱۶	یورپ میں دکھنی مخطوطات	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۳۲ء
۱۷	اردو شاعری	امیر احمد علوی	؟
۱۸	جدید اردو شاعری	عبد القادر سروری	۱۹۳۲ء
۱۹	تاریخ نظم ونثر اردو	آغا محمد باقر	۱۹۳۳ء
۲۰	مغل اور اردو	نصیر حسین خاں خیال	۱۹۳۳ء
۲۱	اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیا کرام کا کام	ڈاکٹر مولانا عبد الحق	۱۹۳۳ء
۲۲	عہد عثمانی میں اردو کی ترقی	ڈاکٹر سید محی الدین زور	۱۹۳۴ء
۲۳	اردو میں ڈرامانگاری	سید بادشاہ حسن	۱۹۳۵ء
۲۴	خطبات گارسان دتاسی	ڈاکٹر یوسف حسین خاں وغیرہ	۱۹۳۵ء
۲۵	مختصر تاریخ ادب اردو	سید اعجاز حسین	۱۹۳۵ء
۲۶	مثنویات	محمد امیر احمد علوی	۱۹۳۶ء
۲۷	مدراس میں اردو	نصیر الدین ہاشمی	۱۹۳۸ء
۲۸	تاریخ مثنویات اردو	حافظ جلال الدین احمد	
۲۹	تاریخ قصائد اردو	"	

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۰	مغربی تصانیف کے اردو تراجم	میر حسن	سنہ ۱۹۳۹ء
۳۱	مقالاتِ ہاشمی	نصیر الدین ہاشمی	سنہ ۱۹۳۹ء
۳۲	نقوشِ سلیمانی	سید سلیمان ندوی	سنہ ۱۹۳۹ء
۳۳	خواتینِ دکن کی اردو خدمات	نصیر الدین ہاشمی	سنہ ۱۹۴۰ء
۳۴	نظمِ اردو	حکیم ابو العلاء ناطق	سنہ ۱۹۴۰ء
۳۵	تاریخ ادب اردو	سید محمد	سنہ ۱۹۴۰ء
۳۶	اردو شاعری پر ایک نظر	کلیم الدین احمد	سنہ ۱۹۴۰ء
۳۷	اردو مثنوی کا ارتقاء	عبد القادر سروری	سنہ ۱۹۴۰ء
۳۸	کاروانِ ادب	ڈاکٹر عبد الوحید	سنہ ۱۹۴۱ء
۳۹	داستان تاریخ اردو	حامد حسن قادری	سنہ ۱۹۴۱ء

اس فہرست میں ہم نے شعرا کے تذکروں کو شامل نہیں کیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء کے بعد جدید اور قدیم تذکرے بھی کئی ایک شائع ہوئے ہیں۔

اس موقع پر یہ مناسب تھا کہ ہر ایک کتاب کے متعلق مختصر نوٹ بھی تعارف کے لئے قلمبند کیا جاتا۔ لیکن اس میں مضمون کے طوالت کا خوف ہے۔ اس لئے جو کتابیں کسی نہ کسی وجہ سے کوئی مخصوص حیثیت رکھتی ہیں ان کے متعلق کسی قدر وضاحت کردی جاتی ہے۔

(۱) دکن میں اردو ۔ راقم الحروف کی یہ کتاب اس موضوع کی پہلی کتاب ہے۔ کیونکہ آبحیات اور گلِ رعنا صرف نظم کی حد تک محدود ہیں۔ نثر کا تذکرہ ان میں نہیں ہے۔ دکن میں اردو کی اشاعت کے بعد ہی دیگر اصحابِ فکر کو اس موضوع پر قلم اٹھانے کا شوق دامنگیر ہوا۔ خصوصیت سے "پنجاب میں اردو" تو نام کے لحاظ سے بھی "دکن میں اردو" کے نقش پر مرتب ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"دکن میں اردو" میں اس امر کا دعویٰ نہیں کیا گیا ہے کہ اردو دکن میں پیدا ہوئی ہے بلکہ دکن میں اردو کی ابتدا اور اس کے ارتقاء پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کا پہلا اڈیشن ۱۹۲۳ء میں شائع ہوا تھا۔ اور تیسرا اڈیشن ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔ اگر دونوں کا مقابلہ کیا جائے تو تیسرا اڈیشن بالکل جدید تالیف کی حیثیت رکھتا ہے۔

"دکن میں اردو" کے نقش پر "پنجاب میں اردو" مرتب ہونے کا ثبوت ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کے حسب ذیل الفاظ سے مل سکتا ہے۔

"دکن میں اردو نہایت مفید کتاب ہے ۔۔۔۔۔۔ اردو لٹریچر کی تاریخ کے لئے جسقدر مسالہ ممکن ہے جمع کرنا ضروری ہے۔ غالباً پنجاب میں بھی کچھ پرانا مسالہ موجود ہے۔ اگر اس کے جمع کرنے میں کسی کو کامیابی ہوگی تو مورخ اردو کے لئے نئے سوالات پیدا ہوں گے۔"

اسی موضوع پر راقم کی دوسری کتابیں سلسلہ نمبر ۱۶ و ۲۷ و ۳۱ و ۳۳ ہیں۔

(۲) سیر المصنفین۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب تنہا کی یہ دلچسپ تصنیف ہے۔ اس کے پہلے کوئی کتاب نثر اردو کے متعلق مرتب ہی نہیں ہوئی تھی۔ اردو شاعروں کے متعلق آبحیات اور گل رعنا کے علاوہ کئی تذکرے بھی تھے۔ لیکن نثاروں کے حالات میں کوئی کتاب بلکہ کوئی مضمون بھی نہیں تھا۔ مولانا تنہا وہ پہلے مصنف ہیں جنھوں نے اس کمی کو محسوس کر کے قلم اٹھایا اور بڑی حد تک اس کمی کو دور کر دیا۔ اس کتاب میں وہ مجلس فضلی سے لیکر زمانہ حال کے مصنفین کے حالات اور نمونۂ نثر کو پیش کر دیا گیا ہے۔ البتہ دکھنی نثاروں کا تذکرہ اس کے اوراق میں نہیں ملتا۔ اس کے قطع نظر مولانا تنہا نے جسقدر کثیر ذخیرہ فراہم کر دیا ہے وہ مورخ تاریخ ادب کیلئے بیش قیمت اور قابل قدر ہے۔

(۳) شعر الہند۔ یہ کتاب مولانا عبد السلام ندوی کے قلم کی رہین منت ہے۔ لائق مصنف نے اپنے استاد مولانا شبلی مرحوم کے نقش قدم پر شعر العجم کی پیروی میں شعر الہند قلمبند فرمائی ہے۔[۱] اس میں تفصیل کے ساتھ اردو شاعری کے اقسام اور موضوع وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب سے واضح ہو سکتا ہے کہ اردو شاعری

---

[۱] لیکن جائے استاد خالیست کی مثل پھر بھی صادق آتی ہے۔ (برہان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لکھنؤ اور دہلی اور رام پور میں کس شاہ راہ پر سے گذری اور اس میں کیا کیا تغیرات ہوئے۔ لیکن شعر الہند کا ایک نقص یہ ہے کہ اس میں ابتدائی دکنی شاعری کے متعلق اور دکن میں اردو کی جو کچھ ترقی ہوئی اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اس لئے ایک بڑی خامی رہ گئی ہے۔

(۴) ہسٹری آف اردو لٹریچر اور تاریخ ادب اردو۔ اردو نظم و نثر کے متعلق پہلی محققانہ کتاب جس میں شمال سے لیکر جنوب کی اردو تک کا حال نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ مسٹر رام بابو سکسینہ نے اس کو بہ زبانِ انگریزی لکھا ہے۔

مسٹر رام بابو کی کتاب چونکہ انگریزی میں ہے۔ اس لئے نظم و نثر کا نمونہ نہیں ہے اس لئے اس خامی کو مرزا محمد عسکری صاحب نے اس کے ترجمہ میں جو تاریخ ادب اردو کے نام سے شائع فرمایا ہے رفع کر دیا ہے حق یہ ہے یہ دونوں کتابیں تاریخ ادبِ اردو کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔ اردو نظم و نثر کے متعلق جسقدر شرح وبسط کے ساتھ اس میں ذخیرہ فراہم کر دیا گیا ہے اس کے لحاظ سے پھر کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(۵) "پنجاب میں اردو" حافظ محمود شیرانی کی یہ قابلِ قدر کتاب ہے۔ موصوف نے اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ اردو زبان کا مولد احاطہ پنجاب ہے اس میں شک نہیں کہ حافظ صاحب نے تاریخی دلائل اور لسانی خصوصیات و شواہد سے جو ثبوت پیش کیا ہے۔ اس سے انکار کرنے کا بہت کم موقع مل سکتا ہے۔

(۶) مغل اور اردو۔ یہ کتاب نواب خیال مرحوم کے خامۂ رنگین کی یادگار ہے۔ مرحوم نے اردو کانفرنس میں جو خطبہ داستان اردو کے نام سے سنایا تھا۔ یہ کتاب اسی خطبہ کا ایک جز ہے۔ جس کو اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ نواب صاحب نے زبانی روایات کو جس طرح تاریخی شواہد کے خلاف پیش فرمایا ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کو "داستان" ہی کا لقب دیا جا سکتا ہے جس میں صدق و کذب کی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔

(۷) اردو کی ابتدا میں صوفیائے کرام کا کام۔ ڈاکٹر عبدالحق کے قلمِ گوہر بار کی یہ کتاب رہینِ منت ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اس کتاب سے اس امر کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب تاریخ ادب اردو قلمبند فرمائینگے تو وہ کس طرح ہمہ گیر اور جامع ہوگی۔ اگرچہ اس کے متعلق ایک عرصہ قبل ڈاکٹر صاحب نے اعلان فرمایا تھا۔ لیکن ہنوز وہ مرتب نہیں ہوئی خدا کرے جلد اس کا وقت آجائے۔

(۸) اے ہسٹری آف اردو لٹریچر۔ یہ انگریزی کتاب ڈاکٹر گراہم بیلی پروفیسر اردو لندن یونیورسٹی کی تصنیف ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اردو نظم و نثر کی تاریخ کے متعلق یہ نہایت عمدہ کتاب پیش کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اردو زبان کی یہ محققانہ لیکن مختصر تاریخ مرتب کردی ہے بلکہ اس کے علاوہ اس سلسلہ میں جو کتابیں معتبر اور قابل قدر ہیں ان کی بھی وضاحت کردی ہے۔

افسوس ہے کہ اس کا اردو ترجمہ اب تک کسی نے شائع نہیں کیا۔ اگر رام بابو سکسینہ کی کتاب کی طرح اس کا ترجمہ ہوجائے تو اردو کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

(۹) خطبات گارسان دتاسی، اس عنوان میں دتاسی کی اس کتاب کا تذکرہ نہایت ضروری ہے۔ فرانس کے اردو دوست محقق نے جس محنت کے ساتھ اپنے زمانہ میں اردو کی ترقی کا حال قلمبند فرمایا ہے وہ ہر اردو داں کی جانب سے قابل صد شکریہ ہے۔ گارسان دتاسی کا یہ احسان اردو زبان کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائیگا۔ انجمن ترقی اردو نے جس طرح ان خطبات کو فرانسیسی سے اردو کا جامہ پہنا کر اردو داں کیلئے عام کردیا ہے وہ بھی فراموش نہیں ہوسکتا۔ انجمن کا یہ کارنامہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔

(۱۰) نقوش سلیمانی۔ یہ کتاب مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے خطبات اور مقالات اور مقدمات کا مجموعہ ہے۔ جو مولانا نے اردو زبان کی ابتدا اور اس کے ارتقاء وغیرہ کے متعلق قلمبند فرمائے ہیں۔ مولانا نے اپنے مقالات اور خطبات کے ذریعہ جو خدمت اردو زبان کی فرمائی ہے وہ ضخیم کتابوں سے زیادہ قابلِ قدر ہے۔ مولانا نے اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ اردو کی ابتدا "سندھ" سے ہوئی ہے۔ آپ کا یہ نظریہ اہل ذوق و فکر کے نزدیک تحقیق کے لئے ایک جدید نظریہ ہے۔ جس پر غور و خوض کے لئے وسیع میدان ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۱) نظم اردو۔ یہ کتاب نظم میں حکیم ناطق صاحب لکھنوی نے مرتب فرمائی ہے۔ جس محنت و کاوش سے حکیم صاحب نے تاریخ اردو کو نظم میں قلمبند فرمایاہے۔ وہ ان کا حصہ ہے۔ نظم کے ساتھ ساتھ نثر میں بطور نوٹ کے بھی صراحت فرمادی گئی ہے۔ اس لئے ایک دلچسپ مواد ہوگیا ہے۔ لیکن اپنے ماخذوں کا حوالہ نہ دینا ایک بڑی فروگذاشت ہے۔

(۱۲) داستان تاریخ اردو۔ یہ اردو نثر کی تاریخ ہے۔ اس سے پہلے تنہا کی سیر المصنفین اور تاریخ نثر اردو مصنفہ احسن مارہروی شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ان کے باوجود ایک جامع تاریخ نثر اردو کی ضرورت تھی۔ جس میں جنوب اور شمال کے نثر نگاروں کا تذکرہ ہوتا۔ اس ضرورت کو حامد حسین صاحب قادری کی یہ داستان تاریخ اردو پورا کرتی ہے۔ اگرچہ لفظ داستان ایک تاریخ کے لئے کسی قدر مشتبہ ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ درحقیقت داستان نہیں بلکہ ایک محققانہ تاریخ ہے۔ جس میں نہایت دیانت کے ساتھ شمال اور جنوب کی کوششوں کا تذکرہ کیا گیا ہے لیکن عصر حاضر کے نثاروں کے متعلق اس میں کوئی صراحت نہیں ہے۔ جس کے باعث ایک کمی رہ گئی ہے جو آئندہ پوری ہوسکتی ہے۔

دوسری کتابوں کے متعلق یہاں صراحت کرنا موجب طوالت ہے اس لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

بہرحال یہ کہا جاسکتا ہے کہ گذشتہ جنگِ عظیم کے باعث ہندوستان میں ادب اور زندگی کی تحریک پھیلی اور یورپ کے اصحابِ فکر کی پیروی میں اس امر پر زور دیا جانے لگا کہ ادب کا تعلق زندگی کے ساتھ گہرا ہے اور اسی نظریہ کے تحت تصانیف بھی ہونے لگیں۔

تاریخ ادب کا مرتب ہونا بھی مغربی مصنفین کی پیروی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ ادبِ اردو کے متعلق جو ذخیرہ اس وقت فراہم ہوگیا ہے وہ ایک باقاعدہ زبان کی ضروریات کا موجب ہے۔ اور اب کسی کو اس امر کے گلہ کا موقع نہیں رہتا کہ اردو میں تاریخِ ادب کے متعلق کوئی تحقیقی مواد نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com